ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات
بل احياء ولكن لا تشعرون (البقرة:۱۵۴)

شہید کیلئے 40 انعامات

www.KitaboSunnat.com

تالیف
فضیلۃ الشیخ
مُحمّد عظیم حاصلپوری

اسلامک بک کمپنی

شہید کیلئے 40 انعامات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض مؤلف 5

شہید کے لیے 40 انعامات 13

① شہید اجر عظیم کا مستحق 13

② شہدا کی جان کے بدلے جنت 14

③ شہدا کو مرنے کے بعد نئی زندگی 15

④ شہدا کو اللہ کے وافر رزق 15

⑤ شہید اللہ کا انعام یافتہ بندہ 16

⑥ شہید کے گناہوں کی معافی 16

⑦ شہید عذاب قبر سے محفوظ 16

⑧ قیامت کی ہولناکی سے محفوظ 17

⑨ میدانِ محشر میں شہید کے سر پر عزت ووقار کا تاج 17

⑩ شہید کی ۷۲ حوروں سے شادی 17

⑪ شہید کی ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں سفارش مقبول 17

⑫ سب سے پہلے جنتی بندے 18

⑬ بلاحساب جنتوں کے وارث 18

⑭ شہید جنت میں جائے گا 19

⑮ جنت کی گارنٹی والے 19

⑯ شہید کا خیمہ عرش کے سائے میں 21

⑰ شہید کے زخم سے کستوری کی خوشبو 22

⑱ شہید بلاحساب جنت میں 23

⑲ شہید کو دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے 24

⑳ شہدا پر حوروں کا نزول 25

㉑ شہید جنت الفردوس میں 26

㉒ شہید کو جنت کی خوشبو دنیا میں 26

㉓ شہید کو خوبصورت شکل دی جاتی ہے 27

㉔ شہید کو صرف شہادت ہی جنت لے جاتی ہے 28

㉕ شہدا کو فرشتوں کا غسل 30

㉖ شہید پر فرشتوں کا سایہ 31

㉗ شہید سے اللہ کی براہ راست گفتگو 32

㉘ شہدا کا کھانا پینا اور ٹھکانا انتہائی باکمال 33

㉙ شہید اپنی قربانی کے مطابق پورا پورا اجر پاتا ہے 34

㉚ اللہ تعالیٰ کی شہدا کو مہمان نوازی 34

㉛ شہادت سے قبل ہی جنتی نعمتیں 36

㉜ شہید اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل فخر 40

㉝ شہید ربّ تعالیٰ کے ہاں کامیاب 41

㉞ شہید کے جنازے پر فرشتوں کا نزول 43

㉟ شہید جنت میں محو پرواز 44

㊱ وسیع وعریض جنت کا وارث 46

㊲ شہید سے اللہ اس کی خواہشات پوچھے گا 47

㊳ تین آدمی جن سے رب تعالیٰ خوش ہوجاتا ہے 48

㊴ شہید نعمتوں والی جنت کے وارث 48

㊵ شہدا کے لیے خوبصورت محل 49

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مؤلف

جہاد اسلام کی کوہان ہے ارکان اسلام کو برقرار رکھنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کو جاری رکھنا بہت ضروری ہے، جہاد جہاں حکم خداوندی ہے وہاں زمین میں امن وشانتی کو قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اس عظیم کام میں شامل لوگوں کے لیے اخروی زندگی کو بہتر بنانے میں اس عمل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں، جس میں شامل انسان دنیا میں رب کی رضا اور روح نکلتے ہی جنتی مہمان بن جاتا ہے۔ اس عمل میں شریک لوگوں کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَا یَسۡتَوِی الۡقٰعِدُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ غَیۡرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالۡمُجٰهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِیۡنَ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ عَلَی الۡقٰعِدِیۡنَ دَرَجَةً ؕ وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِیۡنَ عَلَی الۡقٰعِدِیۡنَ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ وَمَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۹۶﴾﴾ ❶

”جو مسلمان گھروں میں بیٹھ رہتے ہیں اور کوئی عذر نہیں رکھتے وہ اور جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے میں فضیلت بخشی ہے اور نیک وعدہ سب سے ہے لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت بخشی ہے۔ یعنی اللہ کی طرف سے درجات میں اور بخشش میں اور رحمت میں۔

❶ النساء٤ : ٩٥، ٩٦۔

اور اللہ بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہے۔“

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں جمعہ کے دن مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھا تھا کہ چند لوگوں کے درمیان سب سے افضل عمل کی بحث چھڑ گئی۔ ایک شخص نے کہا: میرے نزدیک قبول اسلام کے بعد حجاج کرام کو پانی پلانا سب سے افضل ہے اور اگر میں حاجیوں کو پانی پلانے لگ جاؤں تو اپنی نجات کے بارے میں قطعی بے فکر ہو جاؤں۔ دوسرے نے کہا: میرے نزدیک مسجد حرام کو آباد کرنا افضل الاعمال ہے اور یہ آباد کاری کا عمل مجھے اپنی نجات کے متعلق بے پروا کر دے گا۔ تیسرے شخص نے کہا:

اَلْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ۔

”جہاد فی سبیل اللہ تمہاری ذکر کردہ تمام چیزوں سے افضل ہے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس اختلاف نے شور کا سامان پیدا کر دیا۔ چنانچہ بڑھتے ہوئے اسی جھگڑے کو دیکھ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ درمیان میں آ گئے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھ کر اپنی آوازیں بلند مت کرو۔ رہا مسئلے کا حل تو نماز جمعہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کر لیں گے۔ چنانچہ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پورا قصہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف سے آگاہ کیا۔ آپ اسی جگہ تشریف فرما تھے کہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر پہنچے:

﴿اَجَعَلۡتُمۡ سِقَایَةَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ کَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی

❶ النساء٤ : ٩٥، ٩٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾﴾ ❶

''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام (یعنی خانہ کعبہ) کو آباد کرنا اُس شخص کے اعمال جیسا خیال کیا ہے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ یہ لوگ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے اللہ کے ہاں اُن کے درجے بہت بڑے ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اُن کا رب اُن کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں اُن کے لیے نعمت ہائے جاودانی ہے۔ (اور وہ) ان میں ہمیشہ آباد رہیں گے، کچھ شک نہیں کہ اللہ کے ہاں بڑا صلہ (تیار) ہے۔'' ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی نے آکر عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ)) ❸

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے بہتر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ التوبة٩ : ١٩۔ ٢٢۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب فضل الشهادة فى سبيل اللّٰه: ١٨٧٩ (٤٨٧١)؛ تفسير ابن كثير: ٢/ ٣٧٧۔
❸ صحيح بخارى: ٦٤٩٤؛ صحيح مسلم: ١٨٨٨ (٤٨٨٨)۔

فرمایا: ''وہ شخص جو اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرے۔''

حضرت ابن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کی بیعت کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر شرط لگائی کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے دو کی میں طاقت نہیں رکھتا۔ ایک زکوٰۃ کی اس لیے کہ میرے پاس دس اونٹ ہیں اور ان میں سے اپنے گھر والوں کا انتظام کرتا ہوں اور دوسرا جہاد کی کیوں کہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ جو میدان جہاد میں دشمن کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے تو بے شک وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹتا ہے۔ لہٰذا مجھے خطرہ ہے کہ میدان قتال میں مجھے موت سے کراہت ہو جائے اور میں ڈر کے مارے بھاگ جاؤں۔

قَالَ فَقَبَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَهُ ثُمَّ حَرَّكَهَا ثُمَّ قَالَ: ((لَا صَدَقَةَ وَلَا جِهَادَ فَبِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟)) ❶

''صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بند کر کے ہلایا اور فرمایا: نہ صدقہ کرو گے اور نہ ہی جہاد تو پھر جنت میں کیسے داخل ہو گے؟''

یہ سن کر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ نے تمام چیزوں پر مجھ سے بیعت لی۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَبَا سَعِيْدٍ! مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ

❶ المستدرك للحاكم، الجهاد: ٢/ ٨٠؛ سنن الكبرٰى للبيهقى، السير، باب اصل فرض الجهاد: ٩/ ٣٠ صحيح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ))

’’اے ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہو، تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔‘‘

اس بات سے ابوسعید بہت خوش ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ بات مجھے دوبارہ سنائیں، تو آپ ﷺ نے اسی طرح دوبارہ فرمایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ایک اور بات یہ ہے کہ جس کے ساتھ اپنے بندے کے جنت میں سو درجے بلند فرماتا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔‘‘ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا ہے؟

قَالَ: ((أَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))❶

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد ہے۔‘‘

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّيْنَ سَنَةً))❷

’’آدمی کا اللہ کے راستے میں، صف میں کھڑا ہو جانا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔‘‘

سیدنا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے جبکہ وہ دشمن (کفار) کے روبرو تھے۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ صحیح مسلم: ١٨٨٤ (٤٨٧٩)، مسند أبي عوانه: ٥/ ٤٨۔

❷ سنن دارمی: ٢٦٠١، المستدرك للحاكم: ٢/ ٦٨ وصححه الحاكم على شرط البخاری ووافقه الذهبی، حسن۔

((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ))❶

’’بلاشبہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ السُّيُوفَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ))❷

’’بے شک جنت کی چابیاں تلواریں ہیں۔‘‘

شہادت ایک ایسا عظیم اعزاز ہے کہ جس کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ نے خود تمنا کی، آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنِّيْ أَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ))❸

’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مجھے تو یہ چیز محبوب ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں، پھر جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں پھر لڑوں اور شہید ہو جاؤں۔‘‘

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ))❹

---

❶ صحیح مسلم: ١٩٠٢ (٤٩١٦)، مسند أبي يعلى: ١٣/ ٢٥٢، ح: ٧٣٢٤؛ سنن الترمذي: ١٦٥٩۔ ❷ مصنف ابن ابی شیبه: ٤/ ٢٠، ١٩٣٢٧ حسن۔ ❸ صحیح مسلم، الامارة: ١٨٧٦ (٤٨٥٩)، صحیح بخاری: ٢٧٩٧۔ ❹ صحیح بخاری، كتاب فضائل المدينة، باب كراهية النبي ﷺ ان تعرى المدينة، ح: ١٨٩٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! مجھے شہادت کی موت نصیب فرما، اگرچہ تیرے نبی کے شہر مدینے میں ہی کیوں نہ ہو۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے جنگ احد میں کہا: اے سعد! تم اللہ پاک سے دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس کے بعد یہ دونوں ایک گوشہ میں گئے۔ حضرت سعد نے اس طرح دعا مانگی:

يَا رَبِّ إِذَا لَقِيْنَا الْقَوْمَ غَدًا، فَلَقِّنِي رَجُلًا شَدِيدًا بَأْسُهُ شَدِيدًا حَرْدُهُ، فَأُقَاتِلُهُ فِيكَ وَيُقَاتِلُنِي، ثُمَّ ارْزُقْنِي عَلَيْهِ الظَّفَرَ حَتَّى أَقْتُلَهُ، وَآخُذَ سَلَبَهُ

اے میرے رب! جب دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو تو میرے سامنے ایک ایسے آدمی کو لا جو سخت حملہ آور ہو اور بہت ہی قتال ہو۔ میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے۔ پھر مجھے اس پر کامیابی کی توفیق عطا فرما کہ میں اسے قتل کردوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔

ان کی دعا پر کامیابی کی توفیق عطا فرما کہ میں اسے قتل کردوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔ ان کی دعا پر حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے آمین کہی۔ پھر حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي غَدًا رَجُلًا شَدِيدًا حَرْدُهُ، شَدِيدًا بَأْسُهُ، أُقَاتِلُهُ فِيكَ وَيُقَاتِلُنِي، ثُمَّ يَأْخُذُنِي فَيَجْدَعُ أَنْفِي وَأُذُنِي، فَإِذَا لَقِيتُكَ غَدًا قُلْتَ: يَا عَبْدَاللَّهِ فِيمَ جُدِعَ أَنْفُكَ وَأُذُنُكَ؟ فَأَقُولُ: فِيكَ وَفِي رَسُولِكَ، فَيَقُولُ: صَدَقْتَ. قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: يَا بُنَيَّ كَانَتْ دَعْوَةُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جَحْشٍ خَيْرًا مِنْ دَعْوَتِي.

اے میرے اللہ! مجھے ایک ایسے آدمی سے مقابلہ کی توفیق دے جو سخت حملہ آور ہو اور سخت جنگجو بھی۔ میں تیرے لیے اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر وہ مجھے پکڑے میری ناک بھی کاٹ دے میرے کان بھی کاٹ دے، جب میں کل روز قیامت تجھ سے ملوں تو پوچھے کہ کس لیے تیری ناک اور کان کاٹے گئے تھے؟ میں عرض کروں کہ تیرے اور تیرے رسول کے لیے میرے ناک اور کان کاٹے گئے۔ تو کہے کہ ہاں! تو سچ کہتا ہے۔ حضرت سعد نے آمین کہی۔

حضرت سعد اپنے بیٹے سے کہتے تھے کہ عبداللہ جحش کی دعا میری دعا سے بہتر رہی۔ میں نے اسی دن کے آخر میں ان کو دیکھا کہ ان کی ناک اور کان کٹے ہوئے ایک دھاگے میں لٹکے ہوئے تھے۔ [1]

زیر نظر کتاب "شہید کے لیے ۴۰ انعامات" غزوۂ ہند میں شمولیت اور نوجوانوں میں شوق شہادت کو بیدار کرنے کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام والی زندگی اور شہادت والی موت نصیب فرمائے۔ آمین

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لیے مجاہد میں اسی لیے ہوں غازی

راقم

محمد عظیم حاصل پوری

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

[1] المستدرك للحاكم: ٢٤٩٠؛ حلية الاولياء: ١/ ١٠٩ صحيح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہید کے لیے 40 انعامات

یہ کتابچہ راہ اللہ میں جان قربان کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جو انعامات عطا کرتا ہے ان میں سے چالیس کا انتخاب کر کے اک گلدستہ مرتب کیا گیا ہے تا کہ امت مسلمہ کے دل میں بھی ان کے حصول کا جذبہ پیدا ہو۔

① شہید اجر عظیم کا مستحق

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾﴾ [1]

''تو جو لوگ آخرت (کو خریدتے اور اُس) کے بدلے دنیا کی زندگی کو بیچنا چاہتے ہیں اُن کو چاہیے کہ اللہ کی راہ میں جنگ کریں اور جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے تو ہم عنقریب اُس کو بڑا

[1] ٤/النساء: ٧٤، ٧٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثواب دیں گے اور تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں اس شہر سے، جس کے رہنے والے ظالم ہیں، نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔"

② شہدا کی جان کے بدلے جنت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾﴾ ❶

"اللہ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال خرید لیے ہیں (اور اس کے) عوض میں اُن کے لیے جنت (تیار کی) ہے، یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اُسے ضرور ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، تو جو سودا تم نے اُس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔"

❶ التوبہ ۹: ۱۱۱۔

③ شہدا کو مرنے کے بعد نئی زندگی

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾﴾ ❶

"اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے تم اسے مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہے لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔"

④ شہدا کو اللہ کے وافر رزق

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾ ۞ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾﴾ ❷

"جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور اُن کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اُس میں خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) اُن میں شامل نہیں ہو سکے اُن کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔"

❶ البقرة ۲:۱۵۴۔ ❷ آل عمران ۳: ۱۶۹ تا ۱۷۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ شہید اللہ کا انعام یافتہ بندہ

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝
ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝﴾ ❶

''اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ بہترین رفیق ہیں۔ یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔''

⑥ شہید کے گناہوں کی معافی

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں (اور وہ یہ ہیں)

((يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ))

''پہلے ہی لمحہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔''

⑦ شہید عذاب قبر سے محفوظ

((وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

❶ النساء ٤ : ٦٩۔٧٠۔

⑧ قیامت کی ہولناکی سے محفوظ

((وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ))

قیامت کی بڑی مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

⑨ میدان محشر میں شہید کے سر پر عزت و وقار کا تاج

((وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا))

''اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا صرف ایک ہی یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے قیمتی ہے۔''

⑩ شہید کی ۷۲ حوروں سے شادی

وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ إِنْسَانًا زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

''خوبصورت، بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔''

⑪ شہید کی ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں سفارش مقبول

وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ. ❶

''اس کے ستر ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبيل اللّٰه: ۲۷۹۹؛ صحيح الترغيب: ۱۳۷۵؛ سنن ترمذی، ابواب فضائل الجهاد، باب فی ثواب الشهيد: ۱۶۶۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑫ سب سے پہلے جنتی بندے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو تین بندے جنت میں داخل ہوں گے ان کے متعلق مجھے بتایا گیا (وہ یہ ہیں):

شَهِيْدٌ شہید
عَفِيْفٌ پاک دامن
مُتَعَفِّفٌ نرم مزاج [1]

⑬ بلا حساب جنتوں کے وارث

سیدنا نعیم بن ھمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟

''ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ افضل شہداء کون ہیں؟''

قَالَ ((الَّذِينَ إِنْ يُلْقَوْا فِي الصَّفِّ لَا يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا، أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ، وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ)) [2]

تو آپ نے فرمایا: ''وہ لوگ جو دشمن کی صف میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اپنے چہروں کو پیچھے نہیں کرتے حتی کہ شہید ہو جاتے ہیں یہی لوگ جنت

[1] سنن ترمذی، فضائل الجهاد، باب ما جاء فی ثواب الشهید: ١٦٤٢ حسن۔
[2] مسند احمد: ٢٢٤٧٦ حدیث قوی۔

کے محلات میں رہائش پذیر ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ کر مسکرائے گا اور جب دنیا میں اللہ کسی پر مسکرا دیتا ہے تو ان کا کوئی حساب نہیں ہوگا''

⑭ شہید جنت میں جائے گا

حضرت حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ:

قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جنت میں کون کون جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نبی جنت میں جائے گا، شہید جنت میں جائے گا، نومولود جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنت میں جائے گی۔''

⑮ جنت کی گرانٹی والے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ: لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُولِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ

[1] سنن أبی داود، کتاب الجهاد، باب فی فضل الشهادة، ح: ٢٥٢١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ)) [1]

''اللہ عزوجل نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اس کے راستے میں نکلے: اسے میرے راستے میں جہاد، ایمان اور میرے رسول کی تصدیق نے ہی نکالا ہو تو میں یہ ضمانت دیتا ہوں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا یا اسے اپنے گھر کی طرف اجر یا مال غنیمت دیتے ہوئے واپس بھیج دوں گا جہاں سے وہ (جہاد کے لیے) نکلا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کے راستے میں (مجاہد) کو جو بھی زخم لگتا ہے تو وہ روز قیامت اس زخم والے دن کے زخم کی حالت میں (اس طرح) آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کستوری کی طرح ہوگی۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ نہ ہوتا کہ میری وجہ سے مسلمان مشقت میں مبتلا ہو جائیں گے تو میں کبھی اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کسی جہادی لشکر سے پیچھے نہ رہتا، لیکن (میں لوگوں کے لیے) وسعت نہیں پاتا اور ان کے لیے یہ تکلیف دہ ہوگا کہ میرے بغیر پیچھے رہ جائیں۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

[1] صحیح بخاری: ٢٦؛ صحیح مسلم: ١٨٧٦ (٤٨٥٩)۔

محمد ﷺ کی جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں، پھر جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں، پھر جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں۔''

⑯ شہید کا خیمہ عرش کے سائے میں

سیدنا عتبہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مقتول ہو جانے والے تین لوگ ہیں۔

((رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى يُقْتَلَ، ذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ فِي خَيْمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ))

''مومن آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ وہ دشمنوں (کافروں) سے قتال کرتا ہے، پھر قتل ہو جاتا ہے، یہ آزمائش میں کامیاب شہید ہے، جو عرش کے نیچے اللہ کے (خاص پیدا کردہ) خیمے میں ہوگا، انبیائے کرام اس سے صرف درجہ نبوت میں افضل ہوں گے۔''

((وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ قَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، حَتَّى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ، فَتِلْكَ مَضْمَضَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا، وَأُدْخِلَ مِن أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ، فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَبْوَابٍ وَلِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ وَ- بَعْضُهَا أَسْفَلَ مِنْ بَعْضٍ))

اور وہ مومن آدمی جو اپنے آپ پر گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے خوفزدہ ہے، وہ اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ دشمنوں (کافروں) کے سامنے جا کر قتال کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے تو یہ (گویا وضو کی) کلی ہے جس نے اس کے گناہ اور غلطیاں دھو دی ہیں۔ بے شک تلوار خطاؤں کو ختم کر دیتی ہے۔ وہ جنت کے جن دروازوں سے چاہے گا داخل ہوگا۔ بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں جو اوپر نیچے ہیں۔

((وَرَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ، فَذٰلِكَ فِي النَّارِ، إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحَقُ النِّفَاقَ)) ❶

اور منافق آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ دشمنوں کے سامنے جا کر قتال کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے، تو یہ شخص (جہنم کی) آگ میں ہے، کیونکہ تلوار سے نفاق ختم نہیں ہوتا۔"

⑰ شہید کے زخم سے کستوری کی خوشبو

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❶ كتاب الجهاد لابن المبارك: ٧؛ مسند أبي داود الطيالسي: ١٢٦٧؛ صحيح ابن حبان: الموارد: ١٢١٤؛ كتاب المعرفة والتاريخ ليعقوب بن سفيان الفارسی: ٢/ ٣٤٢؛ السنن الكبریٰ للبیهقی: ٩/ ١٦٤ وسنده صحيح۔

كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ مِسْكٌ)) ❶

"اللہ کے راستے میں جس کو بھی کوئی زخم آیا روز قیامت وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا (جیسا کہ اس کو زخم لگا تھا) اس کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا لیکن خوشبو کستوری کی آ رہی ہوگی"

حضرت معاذ بن جبل ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا وہ قیامت کے دن آئے گا اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کا ہوگا اور اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی اور جس نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا فرمائیں گے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مر جائے۔" ❷

⑱ شہید بلا حساب جنت میں

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا تو جانتا ہے کہ سب سے پہلا گروہ میری امت کا کون سا جنت میں داخل ہو گا۔؟" میں نے عرض کیا: اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: "اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والے قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اس کو کھٹکھٹائیں گے تو جنت کا دربان ان سے پوچھے گا کیا تمہارا حساب و کتاب ہو چکا ہے؟ وہ جواب دیں گے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب المغازی، باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل اللّٰه: ١٨٧٦ (٤٨٥٩)۔ ❷ صحیح ابن حبان: ٣١٩١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((بِأَيِّ شَيْءٍ نُحَاسِبُ وَإِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلٰى ذٰلِكَ))

''ہمارا حساب کاہے کا۔ ہمارا حال تو یہ تھا کہ تلواریں مسلسل ہمارے شانوں پر رہیں حتی کہ ہمیں موت آ گئی''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہ لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے داخل ہو کر اس میں آرام کریں گے۔'' ❶

⑲ شہید کو دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ، فَيُسْتَشْهَدُ)) ❷

دو شخص ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے وہ دو وہ ہیں کہ جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے۔؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ شہید ہوا اور جنت میں چلا گیا اور دوسرا جو قاتل تھا اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے اسلام کی ہدایت

❶ المستدرك للحاكم: ٢٣٨٩۔ ❷ صحيح مسلم، الامارة، باب بيان الرجلين يقتل أحدهما......: ١٢٩ (١٨٩٠)۔

عطا فرما دی پھر وہ بھی اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا (ان دونوں کو اکٹھا اللہ جنت میں دیکھ کر مسکراتے ہیں)

⑳ شہدا پر حوروں کا نزول

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ ایک جنگ پر جاتے ہوئے اپنے صحابہ کے ہمراہ ایک جھونپڑی پر سے گزرے۔ ایک دیہاتی جھونپڑی میں سے نکلا اور پوچھا تم کون لوگ ہو؟ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی ہیں اور جہاد پر جا رہے ہیں اس نے پوچھا: کیا دنیا کا بھی کوئی فائدہ ملے گا؟ کہا: ہاں مال غنیمت ملے گا جسے مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس نے اپنے اونٹ پر پلان رکھا اور لشکر کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ وہ اپنے اونٹ کو رسول اللہ ﷺ کے قریب کرتا تھا اور صحابہ اس کے اونٹ کو رسول اللہ ﷺ سے دور کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

((دَعُوْا لِيَ النَّجْدِيَّ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَمِنْ مُلُوْكِ الْجَنَّةِ))

''دیہاتی کو میرے قریب آنے دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ تو جنت کے بادشاہوں میں سے ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ پھر دشمن سے معرکہ ہوا اور یہ آدمی شہید ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی گئی۔ آپ اس کے لاشے پر آئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور مسکرانا شروع کر دیا۔ پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پہلے ہم نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے اپنا چہرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف پھیر لیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے مسکرانے کی وجہ یہ تھی میں اللہ کی طرف سے ہونے والی رحمت و بخشش کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اچانک جنت سے حور عین نازل ہوئی اور اس کے سرہانے آ کر بیٹھ گئی تو میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔'' ❶

㉑ شہید جنت الفردوس میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

جواں سال حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کے دن شہید ہو گئے۔ ان کی والدہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! حارثہ مجھے کس قدر پیارا تھا، یہ تو آپ کو معلوم ہے، اب اگر وہ جنت میں ہے تب تو میں صبر کروں گی اور اجر و ثواب کی امید رکھوں گی، لیکن اگر وہ کسی دوسری جگہ ہے تب آپ دیکھیں گے کہ میں (رونے پیٹنے کا عمل) کیسے کرتی ہوں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَيْحَكِ أَوَ هَبِلْتِ أَوَ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ)) ❷

اللہ تم پر رحم کرے، کیا تو پاگل ہو گئی ہے، وہاں بھلا کوئی ایک جنت ہے؟ جنتیں تو بہت ہیں اور جہاں تک حارثہ کا تعلق ہے، وہ تو (سب سے اعلیٰ جنت) جنت الفردوس میں ہے۔''

㉒ شہید کو جنت کی خوشبو دنیا میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ:

❶ شعب الایمان للبیهقی: ٤٣١٧ سنده حسن۔
❷ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شهد بدرًا، ح: ٣٩٨٢۔

ان کے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر پہلی جنگ لڑنے سے غیر حاضر رہا، اب اگر اللہ نے مجھے موقع دیا کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر جنگ کروں تو اللہ دیکھے گا کہ میں کس بے جگری سے جنگ کرتا ہوں۔

اور جب غزوہ احد کے دن مسلمانوں کو عارضی شکست سے دو چار ہونا پڑا تو وہ فرمانے لگے: ''اے اللہ! ان مسلمانوں نے آج (اجتہادی غلطی کی وجہ سے اپنے نبی ﷺ کی حکم عدولی کر کے) جو کچھ کیا اس سے میں تیرے حضور معذرت پیش کرتا ہوں، مشرکوں نے (تیرے نبی ﷺ مسلمانوں اور شہداء کی لاشوں کے ساتھ) جو کچھ کیا، میں تیری جناب میں اس سے شدید کرب کا اظہار کرتا ہوں۔'' پھر آگے بڑھے تو ان کی ملاقات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہو گئی۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ ان سے کہنے لگے: سعد! کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو دامن احد سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔'' یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھے اور لڑنے لگے حتی کہ شہید کر دیے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی لاش پہچانی نہ جا رہی تھی حتی کہ ان کی بہن ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے ان کی انگلیوں کی پور سے ان کی لاش پہچانی۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو اسی (٨٠) سے زائد زخم لگے تھے۔ یہ زخم اور چرکے، نیزے، تلوار اور تیروں کے تھے۔ ❶

㉓ شہید کو خوبصورت شکل دی جاتی ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سیاہ آدمی حاضر

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسير، باب قول الله ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ......﴾، ح: ٢٨٠٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا اور عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ!

((إِنِّي رَجُلٌ أَسْوَدُ مُنْتِنُ الرِّيحِ، قَبِيحُ الْوَجْهِ، لَا مَالَ لِي، فَإِنْ أَنَا قَاتَلْتُ هَؤُلَاءِ حَتَّى أُقْتَلَ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ))

میں سیاہ رنگ کا ایک بدصورت آدمی ہوں جس سے بدبو آتی ہے اور میرے پاس مال بھی نہیں ہے اگر میں کافروں سے لڑوں گا اور شہید ہو جاؤں گا تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں'' چنانچہ وہ میدان میں اترا وہ لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔''

رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمانے لگے:

((قَدْ بَيَّضَ اللَّهُ وَجْهَكَ، وَطَيَّبَ رِيحَكَ، وَأَكْثَرَ مَالَكَ))

''اللہ تعالیٰ نے تیرے چہرے کو سفید اور خوبصورت کر دیا ہے اور تیری بدبو کو خوشبو میں بدل دیا ہے اور تیرے مال کو فراوانی عطا کر دی ہے۔''

پھر آپ ﷺ اسے یا کسی اور کو مخاطب کر کے فرمایا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ زَوْجَتَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، نَازَعَتْهُ جُبَّةً لَهُ مِنْ صُوفٍ، تَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جُبَّتِهِ)) ❶

''کہ میں نے اس کی بیوی حور عین دیکھی ہے کہ وہ اس کے جبہ کو اٹھا کر اس کے جسم اور جبہ کے درمیان داخل ہونا چاہتی ہے۔''

㉔ شہید کو صرف شہادت ہی جنت لے جاتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٩٣، ٢٤٦٣ صحيح۔

عمرو بن اقیش جاہلی دور میں دی ہوئی رقوم کا سود کھاتا تھا (سے کئی بار اسلام کی دعوت دی گئی) مگر اسے یہ بات گوارا نہ تھی کہ وہ اپنا سود لیے بغیر مسلمان ہو جائے لہٰذا وہ انکار کرتا رہا۔ پھر احد کے دن وہ (اپنے محلے میں) آیا اور پوچھنے لگا: میرے چچا کے بیٹے کدھر گئے؟ لوگوں نے کہا: وہ تو احد میں گئے ہیں۔ پھر پوچھنے لگا: وہ فلاں کدھر گیا؟ جواب ملا: وہ بھی احد میں۔ اب اس نے جنگی ہتھیار زیب تن کیے، گھوڑے پر سوار ہوا اور احد کی طرف چل دیا۔ جب احد میں موجود مسلمانوں نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو (حیران رہ گئے) قریب آیا تو اس سے پوچھا: عمرو! تم کہاں؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ اس کے بعد لڑائی شروع ہوئی تو وہ لڑنے لگ گیا اور زخمی ہو گیا۔

زخمی حالت میں اس سے اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دیا گیا، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آئے اور عمرو کی بہن سے کہنے لگے: اس سے پوچھو! یہ قومی غیرت اور اپنے لوگوں کی حمایت میں غضب ناک ہو کر لڑا، یا عزت وجلال والے اللہ کی حمایت میں غضب ناک ہو کر لڑا؟ عمرو کہنے لگا: قوم کے لیے نہیں بلکہ محض اللہ کے لیے غضب ناک ہو کر اور اس کے رسول ﷺ کی حمایت میں غضب ناک ہو کر لڑا ہوں۔ اس کے بعد وہ شہید ہو گئے اور جنت میں داخل ہوئے حالانکہ انہوں نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ ❶

ابن ہشام میں اس طرح ہے کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے

❶ سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فیمن یسلم ویقتل مکانه فی سبیل اللّٰه تعالٰی: ٢٥٣٧؛ مسند احمد: ٥/ ٤٢٨، ٤٢٩، ٢٣٦٩٨ حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے اصیرم رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جنتیوں میں سے ہے۔'' ❶

㉕ شہدا کو فرشتوں کا غسل

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حنظلہ بن ابی عامر لڑتے ہوئے ابوسفیان کے پاس جا پہنچے، وہ اسے قتل کرنے ہی والے تھے کہ شداد بن اسود نے حنظلہ رضی اللہ عنہ پر تلوار کا وار کر کے انہیں شہید کر دیا۔ ان کی شہادت کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہا:

((اِنَّ صَاحِبَكُمْ حَنْظَلَةَ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَلُوْا صَاحِبَتَهٗ))

''تمہارے ساتھی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں، اس کی بیوی سے پوچھو کہ اس کا سبب کیا ہے؟''

بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ جب حنظلہ نے معرکہ آرائی کا سنا تو اس پر غسل واجب تھا لیکن وہ اللہ کے راستے میں اسی حالت میں نکل کھڑا ہوا۔ یہ سن کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَذَاكَ قَدْ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)) ❷

''اسی وجہ سے فرشتوں نے حنظلہ کو غسل دیا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تُغَسِّلُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَحَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ)) ❸

---

❶ سیرۃ ابن ہشام: ۳/ ۵۲، ۵۳ حسن۔ ❷ صحیح ابن حبان: ۷۰۲۵؛ المستدرك للحاكم: ۴۹۱۷۔ ❸ كنز العمال: ۳۳۲۶۱؛ صحیح الجامع الصغیر: ۵۱۳۳۔

''میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن عبدالمطلب اور حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہما کو غسل دے رہے تھے۔''

مستدرک حاکم میں ہے:

قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جُنُبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)) ❶

''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جب قتل کیے گئے تو وہ جنبی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انھیں فرشتوں نے غسل دیا۔''

㉖ شہید پر فرشتوں کا سایہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

جب میرے والد صاحب احد کی جنگ میں شہید کر دیے گئے تو میں ان کے چہرے سے بار بار کپڑا ہٹا کر دیدار کرتا اور روتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مجھے ایسا کرنے سے روکتے مگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بالکل منع نہیں کیا۔ یہ منظر دیکھ کر میری پھوپھی (فاطمہ) بھی رونے لگیں۔ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

((تَبْكِيْنَ اَوْلَا تَبْكِيْنَ، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ)) ❷

''تم لوگ روؤ یا چپ رہو، جب تک تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں فرشتے تو برابر اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

---

❶ المستدرك للحاكم: ۴۹۱۷؛ معرفة الصحابة، باب ذكر اسلام حمزة بن عبدالمطلب: ۳/ ۱۹۵۔ ❷ صحیح بخاری، الجنائز، باب الدخول على الميت بعد الموت......، ح: ۱۲۴۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

㉗ شہید سے اللہ کی براہ راست گفتگو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پریشان دیکھا تو کہنے لگے:

اے جابر۔۔! ادھر آ، میں تجھے ایک بات بتاؤں اللہ تعالیٰ نے آج تک جس سے بھی بات کی پردے میں کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو سامنے بٹھا کر بات چیت کی۔ اللہ تعالیٰ پوچھنے لگے: اے میرے بندے! مجھ سے مانگ تجھے عطا کروں۔ اس پر تیرے والد نے عرض کی: میرے مولا! عرض یہی ہے کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں تیری خاطر دوسری بار قتل کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے عبداللہ سے کہا: یہ تو میرا فیصلہ ہو چکا کہ جو لوگ یہاں آ گئے وہ واپس دنیا میں نہیں جا سکتے۔ یہ سن کر عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میرے پروردگار! پھر میرے پیچھے جو میرے ساتھی ہیں انہیں (میری جنت کی خوشحال زندگی کے بارے میں) آگاہ کر دیجیے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾﴾ ❶

”جو اللہ کے راستے میں شہید کر دیے گئے ان کے بارے میں مت خیال کرو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔“ ❷

❶ آل عمران۳ : ۱۶۹۔ ❷ سنن ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة آل عمران: ۳۰۱۰؛ المستدرك للحاكم: : ۴۹۱۴ حسن۔

㉘ شہداء کا کھانا پینا اور ٹھکانا انتہائی با کمال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخاطب کر کے آگاہ کیا: تمہارے وہ بھائی جو احد میں شہید ہو گئے اللہ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں ڈال دیا، وہ جنت کی نہروں پر اڑتے پھرتے ہیں، نہروں کے اردگرد لگے درختوں کے پھلوں کو کھاتے ہیں پھر وہ ان قندیلوں میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں جو سونے کی بنی ہوئی ہیں اور عرش کے نیچے لٹک رہی ہیں۔ جب ان شہدا نے دیکھا کہ ان کا کھانا پینا اور ٹھکانا انتہائی با کمال ہے تو وہ کہنے لگے: ”اے کاش! جو سلوک ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اس کی خبر دنیا میں ہمارے بھائیوں کو ہو جائے تو وہ جہاد میں سستی نہ کریں اور نہ جنگ سے بھاگیں۔“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْھِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾﴾ ❶

”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور اُن کو رزق مل رہا ہے جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اُس میں خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) اُن میں شامل نہیں ہو سکے اُن

❶ آل عمران۳ :۱۶۹۔۱۷۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔"❶

㉙ شہید اپنی قربانی کے مطابق پورا پورا اجر پاتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ وَتُصَابُ، إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ))❷

"مجاہدین کی کوئی جماعت یا گروہ اگر جہاد پہ جائے اور صحیح سالم مال غنیمت لے کر واپس آ جائے تو وہ اپنے اجر کے دو حصے نقد حاصل کر لیتے ہیں اور جو جماعت یا گروہ مال غنیمت حاصل نہ کر سکیں تو ان کو پورا پورا اجر دیا جاتا ہے۔"

㉚ اللہ تعالیٰ کی شہدا کو مہمان نوازی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس آیت (سورہ آل عمران کی مندرجہ بالا آیت) کا مطلب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں ان کا ٹھکانا ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹک رہی ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی

❶ مسند احمد: ١/ ٢٦٥، ٢٢٦، ٢٣٨٨ وابو داود: ٢٥٢٠ حسن۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب بيان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم يغنم: ١٩٠٦ (٤٩٢٦)۔

ہیں، پھر اپنی قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ یہ اپنی اس زندگی میں مگن تھیں کہ ان کے رب نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا اور ان سے پوچھا: تمہیں کچھ چاہیے؟ انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم کیا مانگیں۔۔؟ جہاں ہم چاہتے ہیں جنت میں سیر کرتے ہیں، نعمتیں خواہشات سے بڑھ کر موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے تین بار یہی پوچھا، چنانچہ شہیدوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے رہیں گے، جب تک کہ وہ کچھ نہ کچھ مانگیں گے نہیں، آخرکار وہ کہنے لگے:

"اے اللہ! ہمارا سوال یہی ہے کہ ہماری روحوں کو دنیا کے اندر ہمارے جسموں میں لوٹا دے حتی کہ ہم تیرے راستے میں (ایک بار پھر) شہید کر دیے جائیں۔"

چنانچہ جب اللہ نے دیکھا کہ ان کی کوئی خواہش نہیں ہے تو ان سے پوچھنا چھوڑ دیا۔❶

سبحان اللہ! اللہ کی محبت اپنے شہید بندوں سے کس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار پوچھتے ہیں کہ میری جنت میں آئے ہو، ضرورت اور خواہش بتاؤ مگر ضرورت اور خواہش کی بلند پروازی تک بلکہ اس سے کہیں آگے تک وہ وہ کچھ مل چکا ہے جس کا گمان تک نہ تھا تو اب یہ بندے مانگنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے کہ کیا مانگیں؟ آخرکار وہ یہی مانگ سکے کہ اگر شہادت کا اجر یہ نعمتیں ہیں تو پھر مولا! ایک شہادت اور عطا فرما، لیکن یہ تو ہو نہیں سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے پوچھنا چھوڑ دیا۔

❶ صحيح مسلم، الامارة، باب بيان ان ارواح الشهداء في الجنة......، الخ: ١٨٨٧ (٤٨٨٥)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

㉛ شہادت سے قبل ہی جنتی نعمتیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اللہ کے رسول نے دس صحابہ کو (کفار کے مطالبے پر اسلام کی تبلیغ کے لیے) روانہ فرمایا۔ ان کا امیر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عاصم کے نانا جان تھے۔ یہ لوگ جب ''ہدۃ'' کے مقام پر پہنچے، جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے تو ''بنی ہذیل'' کے ایک قبیلے کو ان کے آنے کی خبر ہوگئی۔ قبیلے کا نام ''بنی لحیان'' تھا۔ اس قبیلے کے سو تیر انداز صحابہ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور صحابہ کے نشانات پر پیچھا کرنے لگے۔ آخر کار یہ اس جگہ پہنچے، جہاں صحابہ نے بیٹھ کر کھجوریں کھائی تھیں، کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر یہ لوگ کہنے لگے: کھجوریں تو یثرب کی ہیں۔ چنانچہ اب وہ حسب معمول صحابہ کے نشانات قدم پر چلنے لگے۔

ادھر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھیوں کو بھی محسوس ہو گیا کہ ان کا پیچھا کیا جا رہا ہے، چنانچہ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے ایک محفوظ جگہ پوزیشن لے لی۔ بنو لحیان کے لوگوں نے بھی یہاں پہنچتے ہی صحابہ کا گھیراؤ کر لیا اور کہنے لگے: نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو، یہ عہد رہا کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مسلمانو! جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے تو کسی کافر کا ذمہ قبول کر کے نیچے نہیں اتروں گا۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

''اے اللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حالات سے آگاہ کر دے۔''

اب قبیلے کے سو آدمیوں کے لشکر نے مسلمانوں پر تیر پھینکنے شروع کر دیے اور انہوں نے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ (اور ان کے چھ ساتھیوں) کو شہید کر دیا۔ باقی تین صحابہ ان کے عہد اور میثاق کے پیش نظر نیچے اتر آئے۔ یہ تینوں حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہم تھے۔ قبیلے والوں نے جب ان تینوں صحابہ پر قابو پا لیا تو ان کی کمان سے تانت نکال کر اسی سے ان کو باندھنا شروع کر دیا۔ تیسرے صحابی نے ان سے کہا: یہ تمہاری بدعہدی کا آغاز ہے، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ بالکل نہیں جاؤں گا۔ میرے لیے یہ لوگ نمونہ ہیں جو ابھی شہید ہوئے، میں بھی شہید ہو جاؤں گا مگر جاؤں گا نہیں۔ انہوں نے آپ کو زبردستی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی مگر وہ ڈٹے رہے (حتی کہ شہید ہو گئے)

اب یہ لوگ حضرت خبیب اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ دونوں کو ساتھ لے گئے اور مکہ میں لے جا کر انہیں فروخت کر دیا۔ یہ جو کچھ ہوا بدر کے واقعہ کے بعد (بدر کا بدلہ لینے کے لیے اور احد میں مسلمانوں کی ہوا اکھڑنے کے بعد) ہوا۔ حارث بن نوفل کے بیٹوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا کیوں کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ہی نے بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے گھر میں قید رہے پھر آخر کار انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس دوران میں ایک روز ایسا ہوا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا، تاکہ اس کے ساتھ اپنے بال وغیرہ صاف کر لیں۔ حارث کی بیٹی نے جناب خبیب رضی اللہ عنہ کو استرا دے دیا۔ کچھ دیر بعد اسی خاتون کا ایک چھوٹا بچہ (کھیلتے ہوئے) اس عورت کی بے خبری میں ان کے پاس چلا گیا۔ بچے کی ماں کو اس بات کی کوئی خبر نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ اس کے بعد ماں نے بچے کو دیکھا کہ وہ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی ران پر بیٹھا ہے اور استرا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ یہ دیکھ کر شدید گھبرا گئی۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس گھبراہٹ کو محسوس کیا تو اسے کہا:

اَتَخْشِیْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ؟ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ۔

''تو ڈرتی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں ایسی (گھٹیا) حرکت کرنے والا نہیں ہوں۔''

بعد میں اس خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا:

''اللہ کی قسم! میں نے زندگی میں کوئی ایسا قیدی نہیں دیکھا جو خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر ہو۔ اللہ کی قسم! ایک دن میں نے اس کو دیکھا کہ وہ انگوروں کا خوشہ اپنے ہاتھ میں پکڑے کھا رہا ہے۔ حالانکہ اس کی حالت یہ تھی کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور مکہ میں ان دنوں کوئی بھی پھل میسر نہیں تھا۔ وہ خاتون کہا کرتی تھی کہ وہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے جناب خبیب رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔''

پھر جب وہ (حارث کے بیٹے اور اس خاتون کے بھائی) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حدود حرم سے باہر لے جانے لگے، تاکہ وہ انہیں (تنعیم میں لے جاکر) شہید کر دیں تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان سے کہنے لگے: مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دو۔''

انہوں نے اجازت دے دی، چنانچہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز ادا کی اور ان سے کہنے لگے: اللہ کی قسم! اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ یہ موت کے خوف سے نماز لمبی کر رہا ہے تو میں نماز مزید لمبی کرتا۔ پھر یوں دعا کرنے لگے:

اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا۔

''میرے اللہ! انہیں ایک ایک کر کے گن، پھر انہیں بکھیر بکھیر کر مار اور ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑ۔''

مقتل میں آپ نے یہ اشعار پڑھے:

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ اللّٰهِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَّشَاْ
یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

''جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا پروا ہے، جس پہلو پر بھی گروں، اللہ ہی کی خاطر یہ میدان سجا ہے، یہ سارا منظر اس رب کی خاطر بپا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو بوٹی بوٹی کیے ہوئے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو بابرکت بنا ڈالے۔''

پھر حارث کے بیٹے عقبہ ابو سروعہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر اس مسلمان کے لیے دو رکعت نماز ادا کرنے کا ایک اچھا عمل چھوڑا جسے قید کر کے شہید کیا جائے۔ ادھر جس دن ان صحابہ پر یہ آزمائش آئی اسی دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس سے باخبر کر دیا تھا۔

قریش کے بعض مشرکوں کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے ہیں تو انہوں نے اپنے آدمیوں کو وہاں بھیجا تاکہ وہ ان کی لاش کا کوئی ٹکڑا لائیں، جس سے وہ یقین کر لیں کہ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ واقعی شہید ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیوں کہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر کے میدان میں ان کے ایک سردار عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش پر بھڑوں کا ایک دستہ بھیج دیا۔ جو بادل کے سائبان کی طرح حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش کی حفاظت کرنے لگا اور قریش کے بھیجے ہوئے لوگوں کو ان کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیا اور وہ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لاش کا کوئی حصہ کاٹ کر لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ❶

㉜ شہید اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل فخر

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ، مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَيِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ رَبُّنَا أَيَا مَلَائِكَتِي، انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ، وَمِنْ بَيْنِ حَيِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي))

’’اللہ تعالیٰ دو قسم کے آدمیوں پر اللہ فخر کرتا ہے، ایک وہ آدمی جو رات کو اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے نماز کے لیے نرم وگرم بستر چھوڑ کر اٹھتا ہے، ہمارا پروردگار فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو جو میرے ہاں ثواب کی رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے نماز کے لیے نرم وگرم بستر چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا ہے۔‘‘

((وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَانْهَزَمُوا، فَعَلِمَ مَا

❶ صحیح بخاری، المغازی: ۳۹۸۹۔

عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَرَهْبَةً مِمَّا عِنْدِي، حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ)) ❶

’’اور دوسرا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد میں ہے اس کے ساتھی واپس بھاگ نکلتے ہیں مگر وہ یہ سوچ کر کہ بھاگنے کی سزا کیا ہے اور آگے ملنے والا اجر کیا ہے میدان کی طرف پلٹتا ہے اور میرے ثواب کی رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنا خون بہا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے کہ دیکھو میرے بندے کی طرف وہ میرے پاس موجود نعمتوں میں رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے واپس نہیں پلٹا بلکہ اس نے اپنا خون بہا دیا ہے۔‘‘

㉝ شہید ربّ تعالیٰ کے ہاں کامیاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ اپنے کچھ لوگوں کو بھیج دیجیے جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم سے آراستہ کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے ہمراہ انصار کے ستر آدمیوں کو روانہ فرما دیا۔ ان لوگوں کو قاری کہا جاتا تھا۔ ان قاریوں میں میرے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے ان لوگوں کی زندگی کا معمول اس طرح تھا کہ وہ رات کو

❶ سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یشری نفسه: ۲۵۳۶؛ المستدرك للحاكم: ۲۵۳۱ وابن أبی شیبة: ۵/ ۳۱۳ وابن أبی عاصم فی السنة: ۵۶۹ وابو یعلی: ۵۳۶۱ اسناده حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پڑھا کرتے، تحقیق وریسرچ کرتے، علم سیکھتے جب کہ دن کو مسجد کے لیے پانی بھرتے، لکڑیاں اکھٹی کرکے بیچتے اور حاصل کردہ رقم کے بدلے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے کھانا خریدتے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ کے رسول ﷺ نے بغرض تبلیغ بھیجا تھا۔ مگر ان لوگوں نے راستے ہی میں ان سے منہ پھیرلیا اور منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی انہیں شہید کردیا۔ شہادت پاکر وہ اپنے رب سے کہنے لگے۔ اے ہمارے مولا! ہمارے بارے میں ہمارے نبی ﷺ کو آگاہ کردیجیے کہ ہم نے آپ سے ملاقات کرلی، ہم اللہ عزوجل سے اور اللہ ہم سے خوش ہوگئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نے میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ہوکر ان کو نیزہ مارا، نیزہ ان کے جسم سے آر پار ہوگیا۔ اس پر حضرت حرام رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!۔

''کعبہ کے رب کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو بتایا کہ تمہارے بھائی شہید کردیے گئے اور وہ جنت میں پہنچ کر کہنے لگے:

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا۔ ❶

''اے ہمارے اللہ! ہمارے نبی کو ہمارا یہ پیغام پہنچادے کہ ہم نے آپ سے ملاقات کرلی ہے، ہم آپ سے راضی ہوگئے اور آپ ہم سے خوش ہو گئے۔''

❶ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشهيد: (١٥٤٥)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اللہ کے رسول ﷺ پورا ایک مہینہ لگاتار ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں قنوت کرتے رہے۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں جب آپ ﷺ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہتے تو بنی سلیم، رعل، ذکوان اور عصیہ کے قبیلوں پر بددعا کرتے اور جو لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے وہ ''آمین'' کہتے۔'' ❶

㉞ شہید کے جنازہ پر فرشتوں کا نزول

حدیث میں آتا ہے جب ان کا جنازہ اٹھا کر قبرستان کی طرف لے جایا گیا تو ان کا وزن ہلکا تھا حالانکہ یہ کڑیل نوجوان تھے بھاری بھرکم تھے۔ مشرکین کو موقع مل گیا کہنے لگے اس (سعد) نے فلاں فلاں موقع پر غلطی کی تھی جس کے نتیجہ میں ان کا جنازہ اس قدر ہلکا ہے تو رسول اللہ ﷺ فوراً نہیں نہیں یہ مشرک کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ)) ❷

''(اس کا جنازہ ہلکا اس لیے ہے کہ) اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفنانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: (اے صحابہ کرام کیا تمہیں معلوم ہے؟)

((هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ))

''اس سعد کی محبت (کی محبت میں یا موت کے غم میں) عرش لرز اٹھا ہے۔''

❶ مسند احمد: ١/ ٣٠١، ٣٠٢، ٢٧٤٦ وابوداود: ١٤٤٣ صحیح۔
❷ سیراعلام النبلاء: ١/ ٢٨٧؛ ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ: ٣٨٤٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ))

''اور سعد کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔''

((وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ)) ❶

''اور سعد کے جنازے میں ستر (۷۰) ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے۔''

نبی کریم ﷺ کو ایک دفعہ کسی نے ایک ریشم کا کپڑا تحفہ میں دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کپڑے کی نرمی اور ملائم پن کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم اس پر تعجب مت کرو، اللہ تعالیٰ نے جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جنت میں لباس دیا ہے وہ اس سے بھی کئی گنا نرم و ملائم ہے۔'' ❷

㉟ شہید جنت میں محو پرواز

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جنگ موتہ میں رسول اللہ ﷺ نے لشکر اسلام کا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا:

''اگر زید کو شہید کر دیا گیا تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا، اور اگر جعفر کو شہید کر دیا گیا تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا۔''

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں بھی اس جنگ میں موجود تھا۔ ہم نے تلاش کیا تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہدا میں پڑے تھے، ہم نے اس کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے

❶ سنن نسائی، الجنائز، باب ضمة القبر وضغطته: ۲۰۵۷؛ صحیح سنن نسائی: ۱۹۴۲۔ ❷ سنن ترمذی، المناقب، باب مناقب سعد بن معاذ: ۳۷۴۷ وقال حدیث حسن صحیح۔

نوے (۹۰) زخم دیکھے۔'' ❶

نبی کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وفات پا جانے کی خبر ملی تو آپ نے اللہ کی راہ میں ان کے شہید ہونے کی خوشخبری دی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''زید نے جھنڈا پکڑا وہ شہید ہو گیا، تو پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ شہید ہو گیا، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ بھی شہید ہو گیا۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر لشکر اسلام کا امیر نہ ہوتے ہوئے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور اس نے فتح حاصل کی۔'' ❷

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا، میں نے اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہیں اور حمزہ اپنی چار پائی پر ٹیک لگائے ہوئے ہے۔'' ❸

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے:

''جعفر رضی اللہ عنہ جبرائیل اور میکائیل کے ساتھ پرواز کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے دونوں ہاتھوں کے بدلے دو پر عطا کر دیے ہیں۔'' ❹

❶ صحیح بخاری: ۴۲۶۱۔ ❷ صحیح بخاری: ۱۲۴۶؛ نسائی: ۴/ ۲۶۔ ❸ المعجم الکبیر للطبرانی، المستدرك للحاکم: علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع: ۳۳۵۸۔ ❹ فتح الباری: ۷/ ۹۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

㊱ وسیع و عریض جنت کا وارث

حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ جب مشرک قریب آ گئے تو آپ ﷺ نے (مجاہدین کو ترغیب دیتے ہوئے) فرمایا:

((قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ))

''(مجاہدو!) لپکو ایسی جنت کی جانب کہ جس کی چوڑائی اس قدر ہے جس قدر کہ ساتوں آسمان اور زمین ہے۔''

(یہ سنتے ہی) عمیر بن حمام انصاری ؓ کہنے لگے: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسی جنت کہ جس کی چوڑائی ہی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے؟''

آپ ﷺ نے جواب دیا: بالکل! حضرت عمیر ؓ کہنے لگے: بخ، بخ! یعنی واہ واہ! ......کیا بات ہے۔

یہ سن کر آپ ﷺ نے حضرت عمیر ؓ سے کہا: بخ بخ کس وجہ سے کہا ہے؟ جناب عمیر ؓ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہیں، بس خواہش ہے تو یہی کہ میں اس جنت کے رہنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا))

''تو اس جنت کے باسیوں میں سے ہے۔''

اب حضرت عمیر ؓ نے اپنی تھیلی میں سے کھجوروں کو نکالا اور کھانے لگے پھر (جنت کا خیال آ گیا تو) کہنے لگے:

لَئِنْ اَنَا حَیِیْتُ حَتّٰی اٰكُلَ تَمَرَاتِیْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَیٰوةٌ طَوِیْلَةٌ.

''اگر ان کھجوروں کو کھانے تک میں زندہ رہا تو یہ زندگی تو بڑی لمبی زندگی ہے۔''

پھر ان کے پاس جو کھجوریں تھیں انہیں پھینک دیا اور قتال کرنے لگے حتی کہ شہید ہو گئے۔ [1]

㊲ شہید سے اللہ اس کی خواہشات پوچھے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اس آیت (سورۂ آل عمران کی مندرجہ بالا آیت) کا مطلب اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ان شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں ان کا ٹھکانا ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹک رہی ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں، پھر اپنی قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ یہ اپنی اس زندگی میں مگن تھیں کہ اس دوران

((فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا، قَالُوا يَا رَبِّ، نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى))

''ان کے رب نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا اور ان سے پوچھا: تمہیں کچھ چاہیے؟ انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم کیا مانگیں۔۔۔؟ جہاں

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب ثبوت الجنة للشهيد: ١٩٠١ (٤٩١٥)؛ مسند احمد: ٢/ ١٣٦، ١٣٧، ١٢٤٠٧ صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم چاہتے ہیں جنت میں سیر کرتے ہیں، نعمتیں خواہشات سے بڑھ کر موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے تین بار یہی پوچھا، چنانچہ شہیدوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے رہیں گے، جب تک کہ وہ کچھ نہ کچھ مانگیں گے نہیں، آخر کار وہ کہنے لگے: ''اے اللہ! ہمارا سوال یہی ہے کہ ہماری روحوں کو دنیا کے اندر ہمارے جسموں میں لوٹا دے حتیٰ کہ ہم تیرے راستے میں (ایک بار پھر) شہید کر دیے جائیں۔''

چنانچہ جب اللہ نے دیکھا کہ ان کی کوئی خواہش نہیں ہے تو ان سے پوچھنا چھوڑ دیا۔ ❶

38 تین آدمی جن سے رب تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ إِلَيْهِمْ: الرَّجُلُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلْقِتَالِ)) ❷

''تین آدمی جنہیں اللہ تعالیٰ دیکھ کر خوشی سے مسکراتا ہے، ایک وہ آدمی جو رات کو اٹھ کر قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جو نماز کے لیے صف بندی کرتا ہے اور تیسرا وہ آدمی جو میدان جہاد میں صف بندی کر کے کھڑا ہوتا ہے۔''

39 شہید نعمتوں والی جنت کے وارث

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پروردگار کے نبی (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب بيان ان ارواح الشهداء فى الجنة...... الخ: ١٨٨٧ (٤٨٨٥)۔ ❷ مسند احمد: ١١٧٦١ وابن أبى شيبة: ٥/ ٢٨٩ وأبو يعلى: ١٠٠٤؛ ابن سعيد همدانى فيه ضعف وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح۔

نے ہمیں حکم دیا ہے:

((أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ، أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ))

''کہ ہم (کافروں سے) جہاد کرتے رہیں یہاں تک کہا: اللہ اکیلے کی عبادت ہونے لگ جائے یا لوگ جزیہ دینے لگیں''

((وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا، أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ، وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ)) ❶

''اور ہمیں ہمارے نبی نے ہمارے رب کا پیغام پہنچایا ہے کہ جو بھی ہم میں شہید ہو جائے گا وہ جنت کی ایسی نعمتوں میں رہے گا جس جیسی نعمتیں کسی نے آج تک نہیں دیکھی، اور جو ہم میں باقی رہے گا وہ (دشمنوں کی) گردنوں کا مالک بنے گا۔''

40 شہدا کے لیے خوبصورت محل

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ اقدس ہماری طرف متوجہ کرتے اور پوچھتے: ''آج کی رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟'' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر ہم سے کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا اور آپ اس کی وہ تعبیر فرما دیتے جو اللہ تعالیٰ الہام فرماتا۔ چنانچہ اپنے معمول کے مطابق ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وہی سوال کیا اور فرمایا: ''کیا تم میں سے

❶ صحيح بخارى، الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة: ٣١٥٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟'' ہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا:
لیکن میں نے آج کی رات خواب دیکھا ہے (اور وہ یہ) کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر مجھے مقدس سرزمین، ملک شام کی طرف لے چلے، پس ایک جگہ پہنچ کر میں کیا دیکھتا ہوں کہ:

((فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى أَنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الْكَلُّوبَ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا (مَنْ) هَذَا قَالَا انْطَلِقْ))

''ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص اپنے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا لیے کھڑا ہے، اور وہ پھر اس آنکڑے کو بیٹھے ہوئے شخص کے جبڑوں میں ڈالتا ہے اور اس کو چیرتا ہے، یہاں تک کہ اس کی گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے، پھر وہ دوسرے جبڑے کے ساتھ اسی طرح کرتا ہے (یعنی اس کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے) جب وہ جبڑا اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے تو پھر پہلے کی طرح وہی عمل کرتا ہے (یعنی وہ اسے چیرتا ہے اور جب وہ درست ہوجاتا ہے تو پھر چیرتا ہے غرضیکہ بار بار یہی عمل کرتا ہے اور یہ عمل جاری رہتا ہے) آنحضرت ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا تو کہا (یہ مت پوچھیے کہ کیا ہورہا ہے بلکہ آگے چلیے ابھی بہت عجائبات دیکھنے ہیں اس کی تعبیر معلوم ہوجائے گی) آگے چلیں۔''

((فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ (بِهَا) رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَا انْطَلِقْ))

''چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ آئے جہاں ایک شخص لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے سر کے پاس بڑا پتھر لیے کھڑا تھا اور اس سے لیٹے ہوئے شخص کے سر کو کچلتا تھا، چنانچہ جب وہ پتھر کو (کھینچ کر) اس کے سر پر مارتا ہے تو پتھر سر کو کچل کر لڑھکتا ہوا دور چلا جاتا (پھر وہ دوبارہ مارنے کی غرض سے) اس پتھر کو اٹھانے کے لئے جاتا اور جب لوٹ کر آتا تو اس کے پہنچنے سے پہلے ہی اس شخص کا سر درست ہوجاتا اور پھر وہ اس پر پتھر مارتا اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری تھا کہ اس کا سر درست ہوتا رہتا اور وہ اس پر پتھر مارتا رہتا میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہورہا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ آگے چلیے۔''

((فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ (نَقْبٍ) مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا (تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ) فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَنْ (مَا) هَذَا قَالَا انْطَلِقْ))

''چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسے گڑھے پر پہنچے جو تنور کی مانند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نیچے کا حصہ کشادہ تھا اور اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جب آگ اوپر کی طرف بھڑکتی تو کچھ لوگ جو آگ کے اندر تھے (شعلوں کے ساتھ) اوپر آجاتے یہاں تک کہ اس گڑھے سے نکلنے کے قریب ہوجاتے اور جب شعلہ کا زور کم ہوجاتا تو وہ سب پھر اندر چلے جاتے میں نے دیکھا کہ اس آگ میں کئی مرد تھے اور کئی عورتیں تھیں اور سب ننگے تھے میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیے۔''

((فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ (وَسْطِ)النَّهَر (قَالَ يَزِيدُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ) وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِى فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ))

''چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسی نہر پر پہنچے جو (پانی کے بجائے) خون سے بھری ہوئی تھی، نہر کے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے کنارے پر تھا جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے جب وہ شخص جو نہر کے بیچ میں تھا (آگے کنارے پر) آیا اور چاہا کہ باہر نکل آئے تو اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر پھینک کر مارا جس سے وہ اپنی جگہ لوٹ گیا اور پھر اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا کہ نہر

کے اندر کا آدمی جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اس کو اسی جگہ واپس کر دیتا ہے میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیے۔''

((فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَابِي فِي الشَّجَرَةِ وَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَابِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي (وَأَدْخَلَانِي)دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ))

''چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک ایک سرسبز و شاداب باغ کے پاس پہنچے اس باغ میں ایک بڑا درخت تھا اور اس کی جڑ پر ایک بوڑھا اور کچھ بچے (بیٹھے) تھے پھر کیا دیکھتا ہوں کہ اس درخت کے پاس ایک اور شخص بھی ہے جس کے آگے آگ جل رہی ہے وہ اس کو جلا بھڑکا رہا تھا، پھر وہ دونوں آدمی مجھ کو لے کر درخت پر چڑھے اور مجھ کو ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو درخت کے بالکل درمیان تھا (اور یہ گھر اتنا اچھا تھا، کہ) میں نے کبھی بھی اس سے اچھا کوئی گھر نہیں دیکھا اس گھر میں کتنے ہی جوان، بوڑھے اور مرد تھے، کتنی ہی عورتیں اور کتنے ہی بچے تھے، اس کے بعد وہ دونوں مجھ کو اس گھر سے نکال کر درخت کے اور اوپر لے گئے اور مجھ کو ایک ایسے گھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں داخل کیا جو پہلے گھر سے بھی بہت اچھا اور افضل تھا اس میں بھی بوڑھے اور جوان آدمی موجود تھے۔''

((قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي (طَوَّفْتُمَا بِي) اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَاكَ (ذَلِكَ) مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ (عُمْرٌ) لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ)) [1]

''اب میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا کہ آج کی رات تم نے مجھ کو خوب گھمایا پھرایا لیکن میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت سے تو مجھ کو آگاہ کرو۔ ان دونوں نے کہا کہ اچھا ہم آپ ﷺ کو بتاتے ہیں (پھر انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ) جس شخص کو آپ (ﷺ) نے دیکھا

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب: ۱۳۸۶۔

کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے وہ ایسا شخص ہے جو جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے اور اس کی جھوٹی باتیں نقل و بیان کی جاتی ہیں، جو دنیا میں چاروں طرف پھیلتی ہیں، جن سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور جس شخص کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا وہ ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالی نے قرآن سکھایا تھا یعنی اس کو قرآنی علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی لیکن وہ شخص اس (قرآن سے) بے نیاز ہو کر رات کو سوتا رہا اور دن میں قرآن کے مطابق عمل نہیں کیا، چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور جن لوگوں کو آپ (ﷺ) نے تنور میں دیکھا ہے وہ زنا کار ہیں اور جس شخص کو آپ (ﷺ) نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے (ان سب کو بھی اپنے کیے کی سزا مل رہی ہے اور قیامت تک یوں ہی ملتی رہے گی) اور جس بوڑھے شخص کو آپ ﷺ نے درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے پاس جو بچے ہیں وہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور جو شخص درخت سے کچھ فاصلہ پر آگ جلا رہا ہے وہ دوزخ کا داروغہ ہے اور درخت کے اوپر پہلا گھر جس میں آپ ﷺ داخل ہوئے تھے وہ (جنت میں عام) مؤمنوں کا مکان ہے اور یہ گھر (جو پہلے گھر سے اوپر واقع ہے) شہدا کا مکان ہے میں جبرائیل ہوں اور یہ جو میرے ساتھ ہیں میکائیل ہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ذرا آپ ﷺ اوپر سر اٹھایئے (آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر (نہایت بلندی میں) ابر کی مانند کوئی چیز ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تہ در تہ سفید ابر کی مانند کوئی چیز ہے ان دونوں نے کہا کہ یہ ابر کی مانند جو چیز آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں دراصل جنت میں آپ ﷺ کا مکان ہے۔ میں نے کہا: پھر تم لوگ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے مکان میں چلا جاؤں ان دونوں نے کہا کہ ابھی تو آپ کی عمر باقی ہے جس کو آپ ﷺ نے پورا نہیں کیا ہے جب آپ ﷺ اپنی عمر کو پورا کر لیں گے تو اپنے مکان میں چلے جائیں گے۔''